از عدالت عظمیٰ

ریاست اجمیر (اب راجستھان)

22 اپریل
1959

بنام

شیوجی لال

(بی پی سنہا، پی بی گجیندر گڈکر اور کے این وانچو جسٹس صاحبان)

سرکاری ملازم-ریلوے اسکول میں استاد -آیا سرکاری ملازمے-نوکری حاصل کرانے کا وعدہ کرتے ہوئے پیسے لینا-آیا غیر قانونی رشوت ستانی-ڈیوٹی کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی-مجموعہ تعزیرات بھارت (ایکٹ 45 بابت 1860) ذیلی دفعہ ,21 شق 9، 161 -انسداد بدعنوانی ایکٹ، 1947 (2 بابت 1947)، ذیلی دفعہ (1) 4, (1) 5 (د) (2)

مدعا علیہ جو ریلوے اسکول میں استاد تھا اس پر مجموعہ تعزیرات بھارت کے دفعہ 161 کے تحت مقدمہ چلایا گیا- دفعہ (2) 5 کو انسداد بدعنوانی ایکٹ، 1947 کی دفعہ (د) (1) 5 کے ساتھ ساتھ پڑھیں-استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ مدعا علیہ نے مستغیث کے لیے ابو روڈ پر ریلوے رننگ شیڈ میں نوکری حاصل کرنے کی پیشکش کی، اگر موخرلذکر اسے 100 روپے ادا کرتا ہے اور مستغیث نے اس پر رضامندی ظاہر کی، اور یہ کہ 5 اکتوبر 1954 کو مستغیث نے ڈویژنل مکینیکل انجینئر، ابو روڈ کو مخاطب کرتے ہوئے ایک درخواست لکھی، اور 50 روپے مدعا علیہ کے حوالے کیا اور اسے بقایا 50 روپے ادا کرنے کا وعدہ نوکری حاصل ہونے کے بعد کیا-مقدمے کی سماعت کرنے والے خصوصی جج نے استغاثہ کی کہانی کو قبول کر لیا اور مدعا علیہ کو دونوں الزامات پر مجرم قرار دیا، لیکن اپیل پر عدالت عالیہ نے اسے اس بنیاد پر بری کر دیا کہ وہ سرکاری ملازم نہیں تھا-ریاست نے عدالت عظمیٰ میں اپیل کی-مدعا علیہ کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا کہ اگر اسے سرکاری ملازم سمجھا جائے تو بھی اسے اس کے خلاف بنائے گئے کسی بھی الزام میں مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا-یہ پایا گیا کہ نہ ہی مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 161 کے تحت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

بنائے گئے الزام میں اور نہ ہی شواہد میں یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ تھا کہ مدعا علیہ نے مستغیث کے لیے ملازمت حاصل کرنے کے لیے کسی سرکاری ملازم سے رابطہ کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

یہ کہا گیا (1) کہ مدعا علیہ مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 21 کی نویں شق کے معنی میں ایک سرکاری ملازم تھا۔ چونکہ وہ حکومت کی خدمت میں تھا، اس کی طرف سے ادائیگی کی جا رہی تھی اور اسے عوامی فرض کی انجام دہی سونپی گئی تھی کیونکہ وہ حکومت کے زیر انتظام اسکول میں استاد تھا اور لڑکوں کو پڑھانا اس کے عوامی فرض کا حصہ تھا۔

جی اے مونٹیریو بمقابلہ ریاست اجمیر، [1956] ایس سی آر 682 ۔

(2)کہ ان الفاظ کے پیش نظر" بصورت دیگر اپنے عہدے کا غلط استعمال کرکے" "اپنے فرض کی انجام دہی میں "ان الفاظ کے ساتھ پڑھیں،انسدادبدعنوانیایکٹ1947دفعہ (1) 5(د) ، سیکشن کے تحت ایک جرم کو درکارہے کہ سرکاری ملازم کو اپنے فرض کی انجام دہی میں خود بد سلوکی کرنی چاہیے۔

موجودہ معاملے میں، چونکہ مدعا علیہ صرف ایک استاد تھا۔ابو روڈ پر ریلوے رننگ شیڈ میں تقرری کرنا اس کی ڈیوٹی کا حصہ نہیں تھا، اور اس کے نتیجے میں جب اس نے مستغیث کے لیے نوکری حاصل کرنے کے لیے پیسے لیے تو وہ اپنی ڈیوٹی کی انجام دہی میں بد سلوکی نہیں کر رہا تھا۔اس کے مطابق، انسدادبدعنوانیایکٹ کی 1947دفعہ 5 (2)ساتھ ساتھ (د)(1) 5 پڑھیں ، درست نہیں تھا۔

(3)کہ محض حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے لیے کہیں نوکری حاصل کرنے کے لیے پیسے لیتا ہے،وہ خود ہی مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 161 کے تحت جرم نہیں ہوگا۔ اور دفعہ 161 کے تحت الزام کے طور پر یہ ظاہر نہیں کیا کہ وہ سرکاری ملازم کون تھا جس سے مدعا علیہ نے مستغیث کو ملازمت حاصل کرنے میں نوکری فراہم کرنے یا کرانے کی کوشش کے لیے رابطہ کیا ہوگا، اس دفعہ کے تحت استغاثہ قابل عمل نہیں تھا ؛ اور،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(4)کہ انسدادبدعنوانی ایکٹ،1947 کی دفعہ (1) 4 کے تحت مفروضہ، موجودہ معاملے میں سامنے نہیں آسکا۔ کیونکہ مجموعہ تعزیرات بھارت کے دفعہ 161 کا اطلاق نہیں ہوتا تھا۔

فوجداری اپیلیٹ دائرہ اختیار :فوجداری اپیل نمبر3 ۔ بابت1957

فوجداری مقدمہ نمبر1 بابت 1955 میں خصوصی جج اجمیر کے 11 جنوری 1956 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی فوجداری اپیل نمبر 2 بابت1956 میں سابق جوڈیشل کمشنر کی عدالت اجمیر کے 14 اگست 1956 کے فیصلے اور حکم پر اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے: آر گنپتی آئیر اور آر ایچ دھبر۔

مدعا علیہ کے لیے:بی ڈی شرما،

22اپریل1959عدالت کا فیصلہ جسٹس وانچو نے سنایا تھا۔

جسٹس وانچو، اپیل اجمیر کے جوڈیشل کمشنر کی طرف سے عطا کردہ سرٹیفکیٹ پر ہے۔ایک شیوجی لال جوشی (جسے اس کے بعد ملزم کہا جاتا ہے)پر مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 161 اورانسدادرشوت ستانی کی دفعہ 5 (2)نمبرII بابت 1947 کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔اسے خصوصی جج نے دونوں الزامات میں مجرم قرار دیا اور کل چھ ماہ کی مدت کے لیے سخت قید کی سزا سنائی۔اس نے اجمیر کے جوڈیشل کمشنر کے سامنے اپیل دائر کی۔اپیل کی اجازت اس بنیاد پر دی گئی کہ ملزم سرکاری ملازم نہیں تھا، حالانکہ عدالتی کمشنر نے جہاں تک حقائق کا تعلق ہے خصوصی جج کے نتائج سے اتفاق کیا۔ریاست نے آئین کے دفعہ (1) 134 (سی) کے تحت سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی تاکہ وہ اس عدالت میں اپیل کر سکے۔یہ سرٹیفکیٹ دیا گیا تھا ؛ اور اسی طرح اپیل ہمارے سامنے آئی ہے۔

دونوں عدالت عالیان کو جو حقائق ملے ہیں وہ یہ ہیں کہ ملزم پھولیرا کے ریلوے اسکول میں استاد تھا۔پریم سنگھ جو مستغیث تھا ملزم کو اس واقعے سے تقریبا ایک سال پہلے سے جانتا تھا جو 6 اکتوبر 1954 کو پیش آیا تھا۔وہ نوکری کی تلاش میں تھا اور ملزم نے اسے کئی بار کہا تھا کہ اگر پریم سنگھ اسے100روپے دیتا ہے تو وہ ابو روڈ پر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

ریلوے رننگ شیڈ میں اس کے لیے نوکری حاصل کر لے گا۔ 5 اکتوبر 1954 کو ملزم نے پریم سنگھ سے اجمیر کے قیصر گنج میں ملاقات کی تھی اور اسے بتایا تھا کہ دسہرہ کی تعطیلات قریب آ رہی ہیں اور اگر وہ 100 روپے ادا کرتا ہے۔ ملزم اس کے لیے نوکری حاصل کرنے کے لیے ابو روڈ جاتا۔آخر کار دونوں کے درمیان یہ اتفاق ہوا کہ پریم سنگھ اسے50 روپے اگلے دن ادا کرے گا۔ جبکہ باقی50 روپے نوکری حاصل ہونے کے ادا کیے جائیں گے۔اس قرارداد کے بعد، پریم سنگھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس(اسپیشل پولیس اسٹیبلشمنٹ)کے پاس گیا، اور اس سلسلے میں شکایت کی کہ ملزم نے اسے بتایا تھا کہ وہ ابو روڈ لوکو شیڈ میں اس کے لیے ملازمت حاصل کر سکتا ہے کیونکہ وہاں اس کا کافی اثر و رسوخ ہے اور اس نے 100روپے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس مقصد کے لیے غیر قانونی رشوت کے طور پر۔پریم سنگھ نے یہ بھی کہا کہ یہ طے ہو چکا ہے کہ وہ 50 روپے۔ پیشگی میں ادا کریں گے اور50 روپےاس کی تقرری کے بعد۔نتیجتا، پریم سنگھ نے ڈویژنل مکینیکل انجینئر، ابو روڈ کو مخاطب کرتے ہوئے ایک درخواست لکھی، اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے سامنے دس روپے کے پانچ نوٹ بھی پیش کیے۔ان نوٹوں کے نمبر نوٹ کیے گئے اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بندوبست کیا کہ ناتھو سنگھ ایک کزن کے طور پر پریم سنگھ کے ساتھ رہے جب پریم سنگھ اگلے دن ملزم سے رقم ادا کرنے کے لیے ملا۔ 6اکتوبر 1954 کو پریم سنگھ نے ناتھو سنگھ کے ساتھ ملزم سے ملاقات کی اور ملزم نے اس سے درخواست طلب کی۔پریم سنگھ نے اسے وہ درخواست دی جو اس نے پہلے ہی لکھ دی تھی اور ملزم نے کہا کہ اس سے مقصد پورا ہوگا۔اس کے بعد ملزم نے پریم سنگھ سے پیسے مانگے اور اس نے دس روپے کے پانچ نوٹ حوالے کر دیے، انہوں نے مزید کہا کہ وہ بقیہ50 روپے ادا کرے گا۔نوکری حاصل کرنے اور اسے یقین دلانے کے بعد کہ وہ سودے بازی کے اپنے حصے پر قائم رہے گا۔اس کے بعد پریم سنگھ نے پہلے سے طے شدہ اشارہ دیا اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی سربراہی میں پولیس پارٹی پہنچی۔ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اس کی شناخت ظاہر کی اور ملزم شخص کی تلاشی لی۔اس تلاشی میں، وہ درخواست جو پریم سنگھ نے ڈویژنل مکینیکل انجینئر، ابو روڈ کے لیے لکھی تھی، اور پانچ دس روپے کے نوٹ برآمد ہوئے۔اس کے بعد ملزم پر مقدمہ چلایا گیا جیسا کہ پہلے ہی ذکر کیا گیا ہے۔

ملزم نے اعتراف کیا کہ درخواست کے ساتھ ساتھ پانچ دس روپے کے نوٹ بھی پولیس نے اس کے پاس سے برآمد کیے تھے۔اس کی وضاحت یہ تھی کہ ایک جیون رام نے اسے وہ درخواست دی تھی جو انگریزی میں تھی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ ابو روڈ پر جیون رام کے ایک دوست کا خط تھا۔ملزم انگریزی نہیں جانتا تھا اور اس نے درخواست کو جیون رام کے دوست کو پہنچائے جانے والے خط کے طور پر لیا۔ جب ملزم ابو روڈ گیا تو جیون رام نے اسے دس روپے کے پانچ نوٹ بھی دیے جو اس کے اسی دوست کو دیے جائیں۔جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، نیچے دی گئی دونوں عدالتوں نے اوپر بیان کردہ استغاثہ کے بیان کو قبول کر لیا ہے اور ملزم کی طرف سے دی گئی وضاحت پر یقین نہیں کیا ہے۔خصوصی جج نے استغاثہ کی کہانی کی بنیاد پر ملزم کو مجرم قرار دیا۔عدالتی کمشنر نے، اگرچہ استغاثہ کی کہانی کو سچ تسلیم کیا، لیکن فیصلہ دیا کہ ملزم سرکاری ملازم نہیں تھا اور اس لیے اسے بری کرنے کا حکم دیا۔اس اپیل میں اپیل گزار کی جانب سے جو بنیادی سوال اٹھایا گیا ہے-کیوں کہ جوڈیشل کمشنر نے یہ مؤقف اختیار کرنے میں غلطی کی ہے کہ ملزم مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 21 کے معنی میں سرکاری ملازم نہیں تھا۔

یہ سوال کہ آیا ملزم مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 21 کے تحت سرکاری ملازم ہے، کا انحصار اس سیکشن کی نویں شق کے آخری حصے کی تشریح پر ہے، جو ان شرائط میں ہے۔

" ......سرکاری نوکری یا تنخواہ پر یا کسی عوامی فرض کی انجام دہی کے لیے فیس یا کمیشن کے ذریعے معاوضہ پانے والا ہر افسر۔

"ایسا لگتا ہے کہ عدالتی کمشنر نے نویں شق کے اس حصے کو نظر انداز کر دیا ہے، کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا تھا کہ حکومت کی جانب سے کوئی جائیداد لینا، وصول کرنا، رکھنا یا خرچ کرنا ملزم کا فرض تھا تاکہ وہ نویں شق کے دفعہ 21 تحت آسکے۔ یہ صرف نویں شق کے ابتدائی حصے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور آخری حصہ جس پر ہم نے اوپر بیان کیا ہے ایسا لگتا ہے کہ اس پر بالکل بھی غور نہیں کیا گیا ہے۔یہی سوال اس عدالت میں جی اے مونٹیریو بمقابلہ ریاست اجمیر میں غور کے لیے سامنے آیا اور یہ طے کیا گیا کہ اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ آیا کوئی شخص اصل طور پر سرکاری کا افسر ہے، چاہے وہ حکومت کی خدمت میں ہو یا تنخواہ پر اور (2) کیا اسے کسی عوامی فرض کی انجام دہی کا کام سونپا گیا ہے۔اس معاملے میں یہ متنازعہ نہیں ہے کہ ملزم حکومت کی خدمت میں تھا اور اسے حکومت کے ذریعے ادائیگی کی جا رہی تھی۔ہماری رائے میں اس بات پر بھی شک نہیں کیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

جا سکتا کہ انہیں عوامی فرض کی انجام دہی کا کام سونپا گیا تھا کیونکہ وہ حکومت کے زیر انتظام اسکول میں استاد تھے اور لڑکوں کو پڑھانا ان کے عوامی فرض کا حصہ تھا۔ان حالات میں جوڈیشل کمشنر نے یہ مؤقف اختیار کرنے میں غلطی کی کہ ملزم نویں شق کی دفعہ 21 کے معنی میں سرکاری ملازم نہیں تھا۔

تاہم، اس سے معاملہ حل نہیں ہوتا ہے۔ملزم کے قابل وکیل نے زور دے کر کہا ہے کہ اگر ملزم کو سرکاری ملازم بھی قرار دیا جائے تو اسے اس کے خلاف بنائے گئے کسی بھی الزام میں مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ہم سب سے پہلے انسدادرشوت ستانی ایکٹ کی دفعہ (2) 5 کے تحت چارج لیں گے (1) 5(د)کے ساتھ پڑھیں۔الزام یہ تھا کہ ملزم نے بدعنوان یا غیر قانونی ذرائع سے یا سرکاری ملازم کی حیثیت سے اپنے عہدے کا غلط استعمال کرتے ہوئے اپنے لیے مالی فائدہ اٹھایا کیونکہ پریم سنگھ نے 6 اکتوبر 1954 کو50روپے لیے تھے۔کسی سرکاری ملازم کے ذریعے محض رقم وصول کرنا، چاہے وہ بدعنوان ذرائع سے ہی کیوں نہ ہو، دفعہ (2) 5 ساتھ ساتھ 5 (1) (د) پڑھیں کے تحت جرم ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔دفعہ کا متعلقہ حصہ۔ (1) 5(د)اس طرح پڑھتا ہے " ایک سرکاری ملازم کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے فرض کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی کا جرم کرتا ہے، اگر وہ بدعنوان یا غیر قانونی ذرائع سے یا دوسری صورت میں سرکاری ملازم کی حیثیت سے اپنے عہدے کا غلط استعمال کرتے ہوئے اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے کوئی قیمتی چیز یا مالی فائدہ حاصل کرتا ہے“

اس شق کے تحت جرم اپنے فرض کی انجام دہی میں مجرمانہ بدانتظامی پر مشتمل ہے۔لہذا، اس جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے سرکاری ملازم کے ذریعے اپنے فرض کی انجام دہی میں بدانتظامی ہونی چاہیے۔دوسرے لفظوں میں سرکاری ملازم کو اپنے فرض کے سلسلے میں کچھ کرنا چاہیے اور اس طرح اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے بدعنوان یا غیر قانونی ذرائع سے یا بصورت دیگر اپنے عہدے کا غلط استعمال کرکے رقم حاصل کرنی چاہیے۔اگر کوئی سرکاری ملازم کسی دوسرے سرکاری ملازم کو رشوت دینے کے لیے کسی تیسرے شخص سے رقم لیتا ہے اور اس کے اپنے فرض کی انجام دہی میں خود سے بد سلوکی کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے، تو وہ کارروائی مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 161 کے تحت جرم ہو سکتی ہے۔ لیکن دفعہ(2) 5 کے تحت جرم نہیں ہوگا۔ ساتھ ساتھ انسدادبد عنوانی ایکٹ کی دفعہ (1) 5(د) ساتھ ساتھ دفعہ (2) 5 کے تحت کسی جرم کا ماخزیہ ہے کہ سرکاری ملازم کو اپنے فرض کی انجام دہی میں کچھ کرنا چاہیے اور اس طرح بدعنوان یا غیر قانونی ذرائع سے یا بصورت دیگر اپنے عہدے کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

غلط استعمال کرکے اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے کوئی قیمتی چیز یا مالی فائدہ حاصل کرنا چاہیے۔الفاظ "بصورت دیگر اپنے عہدے کا غلط استعمال کرکے "ان کے ساتھ" اپنے فرض کی انجام دہی میں "الفاظ کے ساتھ 5 (1)(د)پڑھے جاتے ہیں۔یہ بالکل واضح کریں کہ اس سیکشن کے تحت کسی جرم کے لیے یہ ضروری ہے کہ سرکاری ملازم اپنے فرض کی انجام دہی میں خود سے بد سلوکی کرے۔موجودہ معاملے میں ملزم استاد تھا اور ابو روڈ پر رنگ شیڈ میں نوکری دلانا اس کی ذمہ داری کا حصہ نہیں تھا۔اس لیے جب اس نے رنگ شیڈ میں پریم سنگھ کے لیے نوکری حاصل کرنے کے لیے پیسے لیے تو اس کے اپنے فرض کی انجام دہی میں بدانتظامی کا کوئی سوال ہی نہیں ہوگا۔اس لیے جہاں تک دفعہ (1) 5 (د) کے تحت چارج کا مسلہ ہے، ہماری رائے ہے کہ اس معاملے کے حالات میں ملزم کے اپنے فرض کی انجام دہی میں خود سے بد سلوکی کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا اور اسے مقدمہ کو نامنظور کیا جانا چاہیے۔

اب ہم مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 161 کے تحت الزام کی طرف رجوع کرتے ہیں۔اس معاملے کے مقصد کے لیے اس دفعہ کا متعلقہ حصہ (غیر ضروری الفاظ کو چھوڑنا) ان شرائط میں ہے :

"جو بھی، ایک سرکاری ملازم ہونے کے ناطے، کسی بھی شخص سے قانونی معاوضے کے علاوہ کسی بھی طرح کی رشوت کو اپنے لیے کسی سرکاری ملازم کے ساتھ کسی بھی شخص کو کوئی خدمت یا عدم خدمت پیش کرنے یا پیش کرانے کی کوشش کرنے کے محرک یا انعام کے طور پر قبول کرتا ہے" اس کے لیے ضروری ہے کہ رشوت قبول کرنے والا شخص (1) ایک سرکاری ملازم ہو، (2) وہ اپنے لیے رشوت قبول کرے، اور (3) رشوت کسی دوسرے سرکاری ملازم کے ساتھ کسی بھی شخص کو کوئی خدمت یا عدم خدمت پیش کرنے یا پیش کرانے کی کوشش کرنے کے محرک یا انعام کے طور پر ہونی چاہیے۔مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 161 کے تحت الزام جو اس معاملے میں بنایا گیا تھا کہ ملزم نے سرکاری ملازم ہونے کے ناطے پریم سنگھ سے" ریلوے رنگ شیڈ میں اس کے لیے ملازمت حاصل کرنے کے مقصد کے طور پر غیر قانونی رشوت کے طور پر 6 اکتوبر 1954 کو 50 روپے کی رقم قبول کی۔" اب اس معاملے میں اوپر بیان کیے گئے پہلے دو اجزاء واضح طور پر قائم ہیں ؛ لیکن تیسرا جزو، (یعنی، رشوت کو کسی سرکاری ملازم کے ساتھ کوئی خدمت انجام دینے یا پیش کرنے کی کوشش کرنے کے مقصد یا انعام کے طور پر لیا جانا چاہیے تھا) ملزم کے خلاف الزام بھی نہیں لگایا جاتا ہے۔فرد جرم صرف یہ کہتا ہے کہ اس نے یہ رقم ریل وے رنگ شیڈ،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

ابو روڈ میں پریم سنگھ کے لیے ملازمت حاصل کرنے کے مقصد سے لی تھی۔اس میں یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ سرکاری ملازم کون تھا جسے ملزم بتائے گا۔پریم سنگھ کے لیے ملازمت حاصل کرنے میں خدمت فراہم کرنے یا کرانے کی کوشش کرنے کے لیے رابطہ کیا ہے۔یہاں تک کہ پریم سنگھ کی طرف سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو پیش کی گئ شکایت میں بھی صرف اتنا کہا گیا تھا کہ ملزم نے پریم سنگھ سے کہا کہ وہ ابو روڈ پر اس کے لیے نوکری حاصل کر لے گا کیونکہ وہاں اس کا کافی اثر و رسوخ ہے۔یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ سرکاری ملازم کون تھا جس پر ملزم کا اثر تھا اور وہ پریم سنگھ کو خدمت فراہم کرنے کے لیے کس سے رابطہ کرے گا۔اپنے بیان میں پریم سنگھ نے یہ بھی نہیں کہا کہ ملزم نے اسے بتایا تھا کہ ابو روڈ پر کسی خاص سرکاری ملازم پر اس کا اثر و رسوخ ہے جسے وہ پریم سنگھ کو یہ خدمت فراہم کرنے کے لیے متاثر کرے گا، یعنی اس کیلئے نوکری حاصل کرے گا۔یہ سچ ہے کہ درخواست پریم سنگھ نے ڈویژنل مکینیکل انجینئر کو ارسال کی تھی اور ملزم کو دی گئی تھی جس نے کہا کہ سب ٹھیک ہے ؛ لیکن پریم سنگھ نے یہ بھی نہیں کہا کہ ملزم نے اسے ڈویژنل مکینیکل انجینئر کو درخواست ارسال کرنے کو کہا تھا۔ایسا لگتا ہے کہ درخواست ڈویژنل مکینیکل انجینئر کو صرف اس وجہ سے ارسال کی گئی تھی کہ وہ واضح طور پر ابو روڈ پر ریلوے رننگ شیڈ کا انچارج افسر تھا۔اس طرح پریم سنگھ نے اپنی شکایت میں یا اپنے بیان میں یہ نہیں کہا کہ ملزم نے اسے بتایا تھا کہ وہ کسی خاص سرکاری ملازم سے رابطہ کرکے اس کی خدمت کرے گا۔پولیس کی طرف سے جمع کرائی گئی فرد جرم کے ساتھ ساتھ عدالت کی طرف سے بنائے گئے فرد جرم میں یہ انکشاف نہیں کیا گیا تھا کہ آیا کسی سرکاری ملازم سے پریم سنگھ کو ملازمت فراہم کرنے کے لیے رابطہ کیا جائے گا، یعنی اسے نوکری دے کر۔ دفعہ 161 کے تحت جرم کے اجزاء میں سے ملزم کے خلاف نہ تومشکوک کہا گیا اور نہ ہی الزام لگایا گیا اور نہ ہی ثابت کیا گیا۔محض یہ حقیقت کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے لیے کہیں نوکری حاصل کرنے کے لیے پیسے لیتا ہے، لازمی طور پر مجموعہ تعزیرات بھارتکی دفعہ 161 کے تحت جرم نہیں ہوگا۔ جب تک کہ اس سیکشن کے تمام اجزاءرکھےنہ جائیں۔چونکہ اس معاملے میں اس سیکشن کے اہم اجزاء میں سے ایک کو نہیں جانچا گیا ہے، ملزم بری ہونے کا حقدار ہوگا۔

تاہم، ریاست کی جانب سے انسدادبدعنوانی ایکٹ کی دفعہ (1) 4 کے تحت اس مفروضے پراس معاملے میں اس وقت سامنے آیا جب پریم سنگھ کی طرف سے ملزموں کو رقم منتقل کی گئی۔اور دفعہ (1) 4 بشرطیکہ اگر کسی ملزم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شخص نے اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے کوئی رشوت قبول کی ہے، تو یہ فرض کیا جائے گا جب تک کہ اس کے برعکس یہ ثابت نہ ہو کہ اس نے اس رشوت کو ایک مقصد یا انعام کے طور پر قبول کیا ہے جیسا کہ اس مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 161 میں ذکر کیا گیا ہے۔۔یہ فرض کرتے ہوئے کہ یہ مفروضہ اس وقت بھی اٹھایا جا سکتا ہے جب کہ جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ محض رقم کی منتقلی ہے، سوال اب بھی باقی رہتا ہے کہ آیا مقصد یا انعام کے بارے میں مفروضہ ہے جیسے کہ مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 161 میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں کا معاملہ بالکل بھی اٹھایا جا سکتا ہے، جب ہم ایک حقیقت کے طور پر جانتے ہیں کہ پریم سنگھ نے شکایت میں کبھی نہیں کہا تھا کہ ملزم نے اسے بتایا تھا کہ وہ کسی سرکاری ملازم کو زیر رسوک لائے گا اور عدالت میں اپنے بیان میں بھی نہیں کہا تھا اور پولیس کی طرف سے چارج شیٹ میں یا عدالت کی طرف سے بنائے گئے الزام میں کوئی ذکر نہیں تھا کہ ملزم ابو روڈ پر پریم سنگھ کے لیے ملازمت حاصل کرنے کے لیے کسی سرکاری ملازم کو متاثر کرنے والا تھا۔ہماری رائے ہے کہ اگر شواہد سے یہ انکشاف ہوا ہوتا کہ ملزم نے اشارہ دیا تھا کہ وہ پریم سنگھ کے لیے ملازمت حاصل کرنے کے لیے کسی بھی سرکاری ملازم کو متاثر کرے گا تو اس کے محرک یا انعام کے بارے میں ایک مفروضہ دفعہ (1) 4 کے تحت نکالا جا سکتا ہے۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ اس طرح کا مفروضہ وہاں لگایا جا سکتا ہے جہاں پیسہ آسانی سے منتقل ہوتا ہے۔لیکن جب اس بات کا کوئی اشارہ نہیں ہے کہ کسی سرکاری ملازم سے ملزم سے رابطہ کیا جائے یا اس سے زیر رسوخ لایا، تو ہماری رائے میں یہ فرض کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا کہ ادائیگی کسی سرکاری ملازم کے ساتھ خدمات انجام دینے کے محرک یا انعام کے طور پر تھی۔معاملے کے اس نقطہ نظر میں ہماری رائے ہے کہ مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 161 کے تحت ملزم کے خلاف جرم نہیں بنایا گیا ہے، کیونکہ اس کا ایک ضروری اجزاء غائب ہے اور ان حالات سے منسلککوئی مفروضہ نہیں بنایا جا سکتا ہے۔لہذا ہم اپیل کو ان وجوہات سے مختلف وجوہات کی بنا پر مسترد کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے خود کو فاضل عدالتی کمشنر کے پاس پیش کیا تھا۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document